سوال

(194)جنازہ اٹھاتے وقت بلند آواز سے کلمہ شہادت پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں جب جنازہ اٹھایا جاتا ہے تو کچھ لوگ باآواز بلند کلمہ شہادت کے الفاظ کہتے ہیں، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ پھر دفن کرنے کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر اذان دی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ ایسا کرنے سے شیطان میت سے وسوسہ اندازی نہیں کر سکتا، کیا ایسا کرنا شرعی طور پر ثابت ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بلاشبہ ہمارے معاشرہ میں کچھ کام ایسے رواج پاچکے ہیں جن کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں ہے جیسا کہ سوال میں دو کاموں کا ذکر ہے، اس کا ثبوت کتاب و سنت سے نہیں ملتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی جنازہ اٹھایا جاتا تھا، لیکن حاضرین میں سے کوئی کلمہ شہادت کے الفاظ باآواز بلند نہیں کہتا تھا، اگر ایسا کرتا تو ضرور کتب حدیث میں اس کا ذکر ہوتا، اس طرح میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر اذان دینے کا مسئلہ ہے۔ اس کے متعلق بھی کتاب و سنت سے کوئی ایسی دلیل نہیں ملتی جس سے اس امر کا جواز ثابت ہوتا ہو۔

باقی رہی شیطان کی وسوسہ اندازی تو وہ انسان کی زندگی تک محدود ہے، مرنے کے بعد اسے کسی کے متعلق وسوسہ اندازی کا اختیار نہیں ہے، قبر کے اندر فرشتوں کے سوالات کے جوابات ایمان کی بنیاد پر ہوں گے، وہاں شیطان کا قطعاً کوئی اختیار نہیں ہو گا کہ وہ غلط جوابات اس کی زبان سے جاری کرا سکے، ہمارے نزدیک جنازہ لے جاتے وقت باآواز بلند کلمہ شہادت کے الفاظ کہنا اور میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر اذان دینا بدعت ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ’’جس نے ہمارے اس دین میں کسی نئے کام کو رواج دیا جو اس سے نہیں ہے، وہ مردود ہے۔‘‘ [1]

ہمیں چاہیے کہ کتاب و سنت سے تمسک کریں، اس کے علاوہ دوسری ہر چیز کو چھوڑ دیں، اسی میں ہماری کامیابی اور عزت و ناموس کا تحفظ ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] بخاری، الصلح: ۲۶۹۷۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث](#)

جلد:3، صفحہ نمبر:185

محدث فتویٰ